بے حقیقت اور باطل ومعدوم ہیں۔ پس تم اس سے اسرار خداوندی نہ بیان کرو کیونکہ وہ ان کا اہل نہیں اور ذرھم فی خوضھم یلعبون پر عمل کرو۔ اس کے نزدیک تلذذات نفسانیہ امور واقعیہ میں اور نعمائے روحانیہ بے حقیقت۔ اس لئے وہ لذات نفسانیہ سے متمتع اور لذات روحانیہ سے بے بہرہ ہیں۔

اور ہمارے نزدیک لذات دنیویہ بے حقیقت ہیں اس لئے ہم ان کی طرف التفات نہیں کرتے اور حق سبحانہ ہم کو اپنے جمال کے دیدار سے شرف فرماتے ہیں۔ پس جس کا دین وایمان لذات نفسانیہ ہوں اس کو اس کا دین مبارک رہے اور ہم کو ہمارا دین مبارک رہے اور ہم یوں ہی اس سے لکم دینکم ولی دین کہتے ہیں جیسا کہ حق سبحانہ نے اپنے رسول کو کفار سے کہنے کی ہدایت فرمائی تھی اور کہا تھا کہ جب یہ معاندین مانتے ہی نہیں تو ان سے کچھ نہ کہئے اور فرما دیجئے۔

یایھا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عٰبدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عٰبدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین.

آمدن آں خلیفہ نزد آں خوبرو از برائے جماع

ہمبستری کے لئے خلیفہ کا اس حسینہ کے پاس آنا

آں خلیفہ کرد رای اجتماع	سوی آن زن رفت از بہر جماع
خلیفہ نے اکٹھا ہونے کی سوچی	ہمبستری کے لئے اس لونڈی کے پاس گیا
ذکر او کرد و ذکر برپای کرد	قصد خفت و خیز مہر افزای کرد
اس کی یاد کی اور عضو تناسل کو کھڑا کیا	اس محبت بڑھانے والی کے ساتھ سونے اور جاگنے کا ارادہ کیا
چوں میان پای آں خاتوں نشست	پس قضا آمدہ رہ عیشش بہ بست
جب اس خاتون کے پیروں کے بیچ میں بیٹھا	تو تقدیر آ پہنچی، اس کے عیش کا دروازہ بند کر دیا
خشت خشت موش در گوشش رسید	خفت کیرش شہوتش کلی رمید
اس کے کان میں چوہے کی کھٹ کھٹ آئی	اس کا آلۂ تناسل سو گیا، اس کی شہوت بالکلیہ بھاگ گئی
وہم آں کز مار باشد ایں صریر	کہ ہمی جنبد بہ تندی از حصیر
یہ وہم ہوا کہ یہ آواز سانپ کی ہو گی	جو تیزی سے چٹائی میں سے حرکت کر رہا ہے

خندہ گرفتن آں کنیزک را از ضعف شہوت خلیفہ وقوت شہوت آں امیر وفہم کردن آں خلیفہ خندۂ کنیزک را

اس سردار کی شہوت کی طاقت اور خلیفہ کی شہوت کی کمزوری پر لونڈی کا ہنس پڑنا اور لونڈی کے ہنسنے کو خلیفہ کا سمجھ جانا

زن بدید آں سستی او از شگفت	آمد اندر قہقہہ خندش گرفت
عورت نے حیرانی سے اس کی سستی کو دیکھا	وہ قہقہہ مارنے لگی، اس پر ہنسی طاری ہو گئی
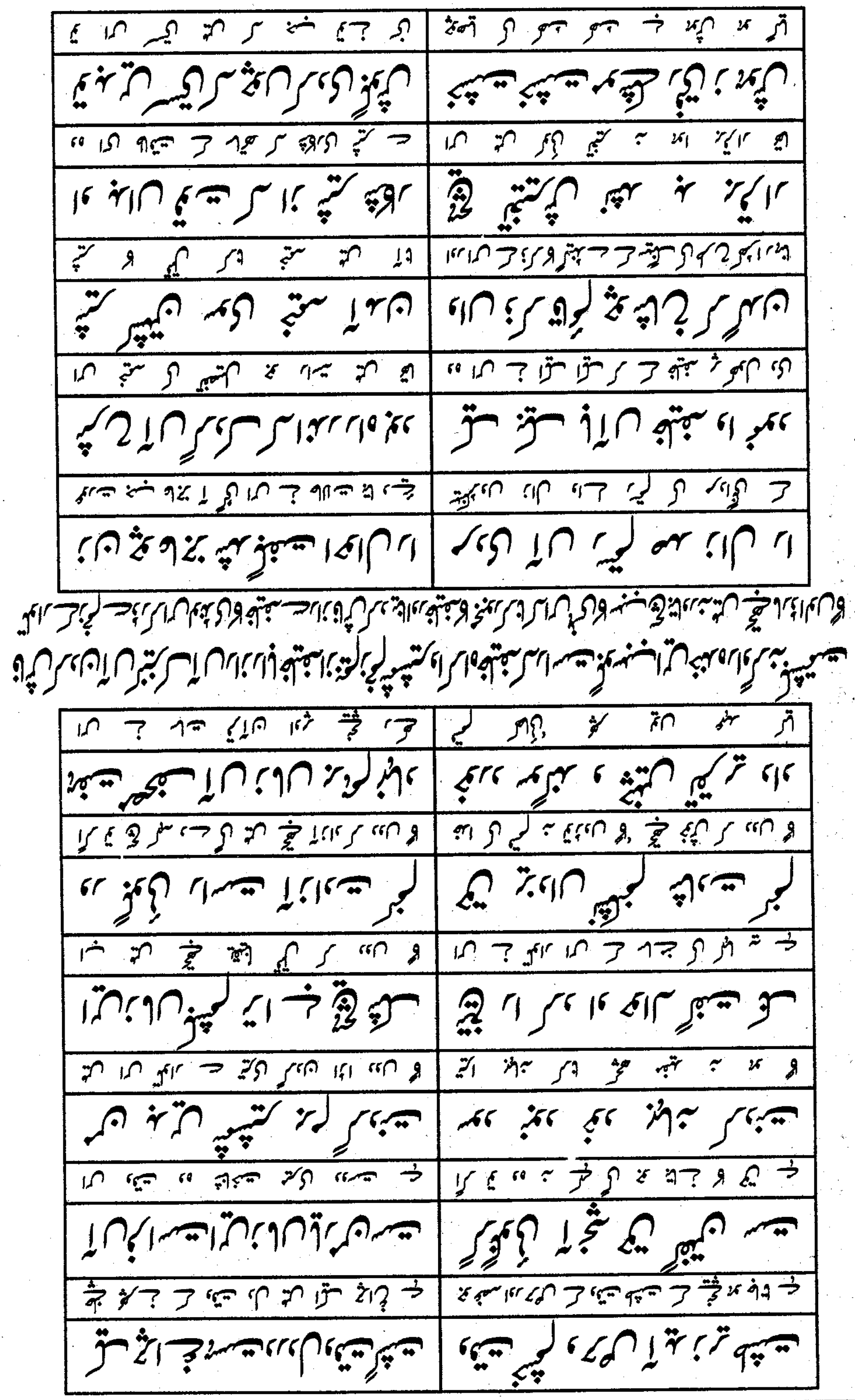
یادش آمد مردی آں پہلواں	کہ بکشت او شیر و اندامش چناں
اس کو اس پہلوان کی مردانگی یاد آ گئی	کہ اس نے شیر کو مار ڈالا اور اس کا عضو اسی طرح رہا
غالب آمد خندۂ زن' شد دراز	جہد میکرد و نمی شد لب فراز
عورت کی ہنسی غالب آ گئی' لمبی ہو گئی	وہ کوشش کرتی تھی اور ہونٹ بند نہ ہوتا تھا
سخت می خندید ہمچوں بنگیاں	غالب آمد خندہ برسود و زیاں
وہ بھنگڑوں کی طرح بہت ہنسی	نفع اور نقصان پر ہنسی غالب آ گئی
ہرچہ اندیشید خندہ می فزود	ہمچو بند سیل ناگاہاں کشود
جتنا بھی سوچتی' ہنسی بڑھتی تھی	بہاؤ کے بند کی طرح جو اچانک کھل گیا ہو
گریہ و خندہ غم و شادی دل	ہر یکے را معدنے داں مستقل
رونا اور ہنسنا' دل کی خوشی اور غم	ہر ایک کو مستقل کان سمجھ
ہر یکے را مخزن و مفتاح آں	اے برادر در کف فتاح داں
ہر ایک کا خزانہ ہے اور اس کی کنجی	اے بھائی! کھولنے والے (خدا) کے ہاتھ میں سمجھ
ہیچ ساکن می نشد آں خندہ زو	پس خلیفہ تیرہ گشت و تند خو
اس کی ہنسی کسی طرح نہ تھمتی تھی	تو خلیفہ ناراض اور غضبناک ہو گیا
زود شمشیر از غلافش بر کشید	گفت سر خندہ واگو اے پلید
اس نے فوراً غلاف میں سے تلوار سونت لی	کہنے لگا اے ناپاک! ہنسی کا راز بتا
در دلم زیں خندہ ظنی او فتاد	راستی گو عشوہ نتوانیم داد
اس ہنسی سے میرے دل میں بدگمانی پیدا ہو گئی ہے	سچ بتا دے' تو مجھے فریب نہیں دے سکتی ہے
ور خلاف راستی بفریبیم	یا بہانہ چرب آری تو برم
اگر تو سچائی کے خلاف مجھے فریب دے گی	یا میرے سامنے چکنا چپڑا بہانہ لائے گی
من بدانم در دل من روشنی ست	بایدت گفتن ہر انچہ گفتنی ست
میں سمجھ جاؤں گا میرے دل میں روشنی ہے	تجھے کہنے کے لائق' بات کہہ دینی چاہئے
در دل شاہاں تو ماہے داں سطبر	گرچہ گہہ گہہ شد ز غفلت زیر ابر
تو بادشاہوں کے دل میں ایک بڑا چاند سمجھ	اگرچہ وہ کبھی کبھی غفلت کی وجہ سے ابر کے نیچے آ جاتا ہے